

تالاب واپس آگیا



تحقیق و تحریر: دانیال ندیم



پیشکش: سوک فریمز



تعاون: منارہ پالیسی اینڈ پریکٹس



تالاب واپس آ گیا

الزبتھ کو بہار کی آمد کیلنڈر سے نہیں، مینڈکوں کی آواز سے معلوم ہوتی تھی۔ ہر سال پہلی گرم بارش کے بعد گاؤں کے باہر نشیبی میدان میں ایک چھوٹا سا تالاب بن جاتا۔ چند ہی راتوں میں وہاں ایسی آوازیں گونجنے لگتیں جیسے اندھیرے میں سینکڑوں ننھی گھنٹیاں بج رہی ہوں۔ الزبتھ اپنے دادا جوزف کے ساتھ لالٹین لے کر تالاب تک جاتی، پانی میں تیرتے انڈے دیکھتی اور کنارے بیٹھ کر مختلف مینڈکوں کی آوازیں پہچاننے کی کوشش کرتی۔

دادا کہتے، "یہ تالاب زمین کی موسمی سانس ہے۔ کچھ مہینے دکھائی دیتا ہے، پھر مٹی میں واپس چلا جاتا ہے۔"

اس سال پہلی بارش کے بعد الزبتھ دوڑتی ہوئی میدان تک پہنچی، مگر وہاں پانی نہیں تھا۔

زمین پر ٹریکٹر کے گہرے نشان تھے۔ ایک طرف نئی نالی کھودی گئی تھی جو بارش کا پانی بڑے کھیتوں کی طرف موڑ رہی تھی۔ دور نئے آب پاشی کے پائپ نصب ہو رہے تھے۔

الزبتھ نے مٹی کو چھوا۔ اوپر سے نرم، اندر سے خشک تھی۔

"تالاب دیر سے آئے گا،" دادا نے کہا، مگر ان کی آواز میں یقین نہیں تھا۔

اگلے ہفتے مزید بارش ہوئی۔ گاؤں کی چھتوں سے پانی بہا، سڑک پر کیچڑ جمع ہوا، مگر میدان خالی رہا۔ جو پانی پہلے نشیب میں ٹھہرتا تھا، وہ کھودی گئی نالی سے مکئی اور سویا کے وسیع کھیتوں کی طرف چلا گیا۔

الزبتھ نے اسکول میں اپنی استانی، آنا، سے پوچھا، "کیا کوئی تالاب اپنا راستہ بھول سکتا ہے؟"

آنا نے جواب دیا، "تالاب راستہ نہیں بھولتے۔ کبھی ہم ان کا راستہ بدل دیتے ہیں۔"

اس نے بچوں کو بتایا کہ ایسے موسمی تالاب بظاہر چند مہینوں کے مہمان ہوتے ہیں، مگر بہت سے مینڈک اور دوسرے چھوٹے جاندار اپنی افزائش کے لیے انہی پر منحصر ہوتے ہیں۔ مستقل جھیلوں میں مچھلیاں ان کے انڈے کھا سکتی تھیں، اس لیے یہ عارضی پانی ان کے لیے محفوظ جگہ تھا۔

اس شام الزبتھ نے دادا کی پرانی ڈائری نکالی۔ مانوئل برسوں سے بارش، فصل اور تالاب کے بھرنے کی تاریخ لکھتے آئے تھے۔ پہلے بارش کے ایک یا دو دن بعد پانی جمع ہو جاتا تھا۔ پھر یہ وقفہ بڑھتا گیا۔ گزشتہ برس تالاب صرف تین ہفتے قائم رہا تھا۔

"پانی زمین میں بھی کم ہو رہا ہے؟" الزبتھ نے پوچھا۔

دادا نے خشک کنویں کی طرف دیکھا۔ "ہاں۔ درخت کم ہوئے، پمپ زیادہ۔ زمین کو پانی روکنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔"

نئے کھیت کا مالک، سینور مائیکل، قریبی شہر سے آیا تھا۔ اس نے زمین خرید کر آب پاشی کا بڑا نظام لگایا تھا۔ گاؤں کے چند لوگوں کو روزگار بھی ملا تھا، اس لیے کوئی کھل کر مخالفت نہیں کرتا تھا۔

تالاب واپس آ گیا

الزبتھ اس کے دفتر جا پہنچی۔

"آپ نے تالاب کا پانی موڑ دیا ہے۔"

مائیکل نے مسکرا کر کہا، "وہ تالاب نہیں، بیکار نشیبی زمین ہے۔ وہاں فصل نہیں اگتی تھی۔ اب پانی کام آئے گا۔"

"وہاں مینڈک پیدا ہوتے ہیں۔"

"مینڈک کھیتی کا خرچ نہیں دیتے، بچی۔"

الزبتھ نے جواب دینا چاہا، مگر دادا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

واپسی پر وہ خاموش رہی۔ پھر بولی، "کیا جو چیز پیسے نہ دے، وہ بیکار ہوتی ہے؟"

دادا نے کہا، "یہ سوال مائیکل سے زیادہ ہم سب سے پوچھنا چاہیے۔"

کچھ دن بعد شدید بارش ہوئی۔ نئی نالی پانی کا دباؤ نہ سہہ سکی۔ مٹی بہہ کر کھیت میں پھیل گئی اور نشیبی میدان کے کنارے کٹاؤ پیدا ہو گیا۔ فصل کا ایک حصہ خراب ہوا، مگر تالاب پھر بھی نہ بھر سکا، کیونکہ اس کی قدرتی گزرگاہیں پہلے ہی بند ہو چکی تھیں۔

الزبتھ نے میدان میں ایک کمزور سا مینڈک دیکھا۔ وہ خشک گھاس میں چھپا ہوا تھا۔ اس نے اسے ہاتھ میں اٹھایا اور پانی کے برتن میں رکھا، مگر دادا نے نرمی سے کہا، "ایک مینڈک بچانے سے اس کا گھر واپس نہیں آئے گا۔" یہی اس کے لیے فیصلہ کن لمحہ تھا۔

اگلے روز الزبتھ اپنی استانی کے ساتھ گاؤں کے اجلاس میں پہنچی۔ آنا نے پرانے نقشے، بارش کے ریکارڈ اور بچوں کی بنائی تصویریں دکھائیں۔ دادا نے اپنی ڈائری سامنے رکھ دی۔ چند بزرگوں نے بتایا کہ موسمی تالاب کے گرد اگنے والی گھاس مویشیوں کے لیے مفید تھی اور بارش کا پانی وہاں ٹھہر کر زمین میں جذب ہوتا تھا۔

مائیکل نے اعتراض کیا، "اگر نالی بند ہوئی تو میری آب پاشی متاثر ہوگی۔"

ایک مزدور بولا، "اور اگر کنویں مزید نیچے گئے تو یہ کھیت بھی کتنے سال چلیں گے؟"

بحث لمبی ہوئی۔ آخر یہ طے پایا کہ تالاب کی قدرتی حد کے اندر مزید کاشت نہیں ہوگی، نالی کا رخ تبدیل کیا جائے گا اور بارش کے پانی کا کچھ حصہ میدان تک پہنچنے دیا جائے گا۔ تالاب کے گرد مقامی گھاس اور جھاڑیاں دوبارہ اگائی جائیں گی۔ زیرزمین پانی کے استعمال کا ریکارڈ بھی رکھا جائے گا۔

مائیکل پوری طرح راضی نہیں تھا، مگر کٹاؤ سے ہونے والے نقصان نے اسے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس نے میدان کا ایک حصہ چھوڑنے پر رضامندی دے دی۔

تالاب واپس آ گیا

اگلی بہار بارش دیر سے آئی۔

الزبتھ ہر شام میدان کا چکر لگاتی رہی۔ پھر ایک صبح نشیب میں پانی کی پتلی سی تہ چمکی۔ چند روز بعد تالاب آدھا بھر گیا۔

رات کو الزبتھ اور دادا لالٹین لے کر وہاں پہنچے۔ کچھ دیر تک صرف ہوا کی آواز سنائی دیتی رہی۔

پھر گھاس کے اندر سے ایک مختصر سی ٹراہٹ ابھری۔

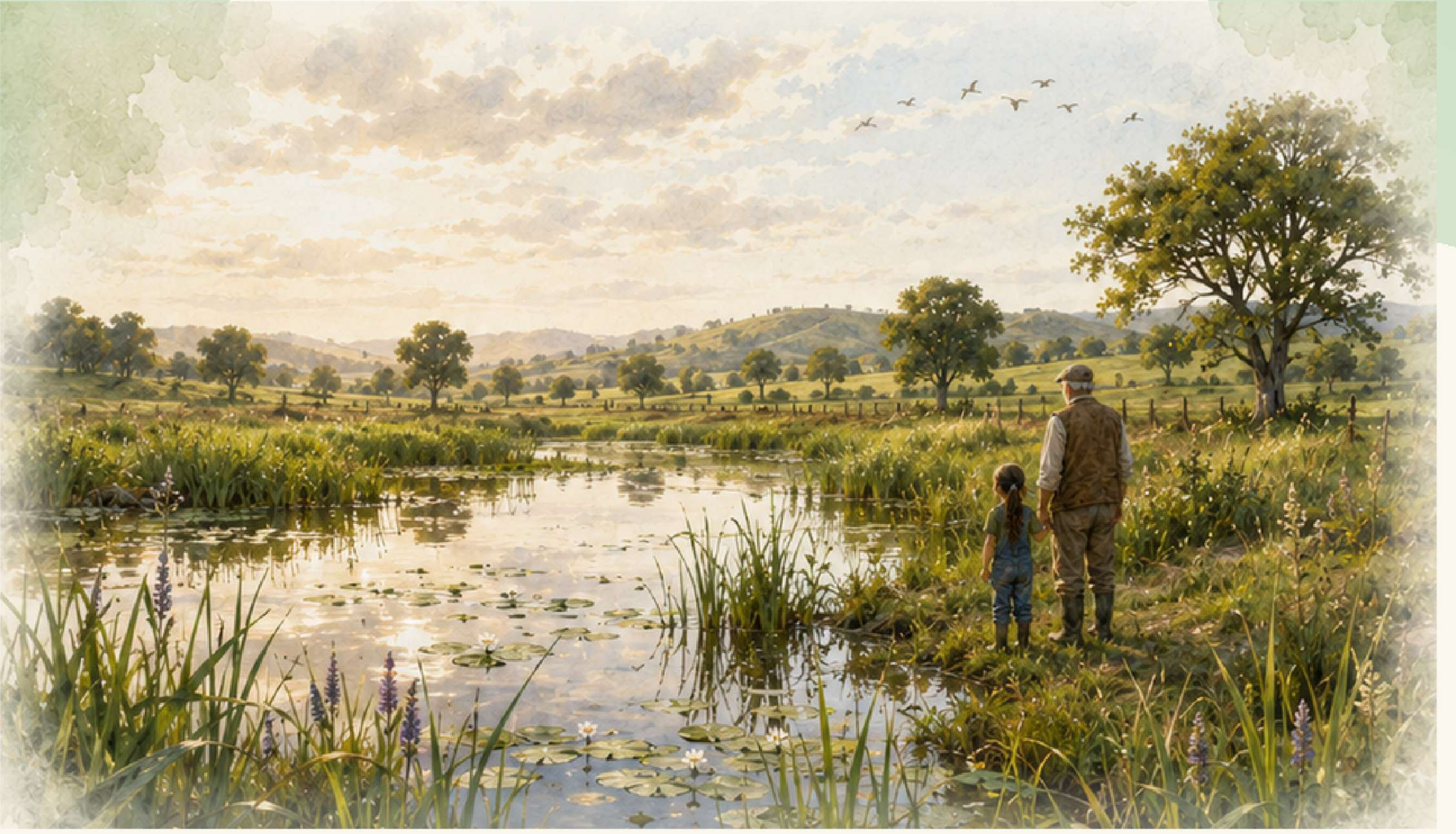
اس کے بعد دوسری۔

اور پھر کئی آوازیں مل گئیں۔

الزبتھ نے دادا کا ہاتھ پکڑ لیا۔ "تالاب واپس آ گیا۔"

دادا نے پانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "نہیں، بیٹی۔ ہم نے صرف اسے واپس آنے کی جگہ دی ہے۔"





ماخذی نوٹ

یہ کہانی عالمی بینک کی رپورٹ ”Continental Drying: A Threat to Our Common Future“ میں برازیل کے سیراڈو سے متعلق رپورٹ کے شواہد سے متاثر ہے، جہاں زرعی پھیلاؤ، آب پاشی، نباتاتی رقبے میں کمی اور زیر زمین پانی کے اخراج نے آبی ذخائر اور قدرتی مساکن پر دباؤ بڑھایا ہے۔ رپورٹ خاص طور پر ان موسمی تالابوں کی کمی کا ذکر کرتی ہے جو مینڈکوں کی افزائش کے لیے ضروری ہیں۔ مقام سے اخذ شدہ ماحولیاتی حالات حقیقی ہیں، جبکہ کردار، گاؤں، زمین کاتنازع اور واقعات فرضی ہیں۔